[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۸۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر —————— یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰ | ۸۔ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش | ۲۸۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ | ۸۔ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۸۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۶۔ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کانوں میں درد کی شکایت ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ افیسر لاہور اور لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب و دیگر کارکنان ضلع سیالکوٹ کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل سے بندش پیشاب کا دورہ ہے۔ صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

آج نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مردوں کا اور نصرت گرلز ہائی سکول میں عورتوں کا امتحان لیا گیا جس میں ۹۱ مرد اور ۲۴ عورتیں شامل ہوئیں۔ مردوں کے لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور عورتوں

روزنامہ الفضل قادیان —————— ۲۸۔ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

اخبار "پرکاش" کے ایڈیٹر و پرنٹر کے مقدمہ کا فیصلہ

۲۴ مئی کے اخبار "پرکاش" میں ایک نہایت قابل اعتراض مضمون شائع ہوا تھا۔ اس پر "الفضل" (۳۱ مئی) میں پروٹسٹ کیا گیا۔ اور حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ "پرکاش" کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا جو اب ختم ہوا ہے۔ اور دونوں کو پانچ پانچ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض باتیں قابلِ ذکر ہیں۔

پہلی بات یہ ہے۔ کہ اس بارہ میں حکومت نے فوری طور پر جو اقدام کیا وُہ قابلِ تحسین ہے۔ جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ یہ غالباً پہلا موقعہ ہے۔ کہ پبلک ایجی ٹیشن کا انتظار کئے بغیر حکومت نے اپنا فرض ادا کیا۔ ورنہ پہلے بہت کچھ شورش کے بعد وُہ ایسے معاملات کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ اس معاملہ میں اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ آئندہ بھی اسی پالیسی پر اس کا عمل رہے گا۔ ورنہ یہ خیال اور بھی قوی ہو جائے گا۔ کہ یہ مستعدی صرف اسی وجہ سے تھی۔ کہ حکومت جنگ کی وجہ سے ایجی ٹیشن سے گھبراتی تھی۔ جو بات اپنی ذات میں بری اور قابلِ اعتراض ہو۔ اس پر فوراً نوٹس لینا ایک اچھی حکومت کا فرض اولین ہے۔ خواہ اس کے خلاف شورش بالکل ہُوئی۔ بلکہ بالکل بھی نہ ہو۔ حکومت کے محکمہ احتساب کو پبلک کی طرف سے ایجی ٹیشن کا انتظار کئے بغیر اپنے فرائض کی ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ پبلک کو اپنی حق رسی کے لئے ایجی ٹیشن کا عادی بنانا خود حکومت کے لئے بھی مضر ہے۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ اس کیس کی کاروائی ایسے رنگ میں ہُوئی۔ کہ اخبارات میں اس کا چرچا بالکل نہیں ہو سکا۔ یہ بات بھی بہت اچھی ہے۔ ورنہ ایسے مقدمات کی روئیداد کی اشاعت بھی پبلک میں کافی بے چینی کا موجب ہو جایا کرتی ہے اس کیس کی سماعت کے دوران میں جو طریق اختیار کیا گیا۔ وُہ ایسے مقدمات میں جاری رہنا چاہیئے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ بعض ہندو اخبارات نے اس مضمون کی مذمت کرنے کے ساتھ اس سزا کو سخت قرار دیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ سزا کم ہونی چاہیئے تھی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ دونوں ملزموں نے اس مضمون کی اشاعت پر اظہار افسوس کر دیا تھا۔ ہم اپنے معزز معاصرین کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ کسی قابلِ اعتراض فعل یا غلطی پر اظہار افسوس کی تہ میں سزا سے بچنے کا جذبہ اعلےٰ اخلاق سے بعید بات ہے غلطی کے بعد اس کا احساس ہونے کی صورت میں اس پر اظہارِ افسوس کرنا بلکہ انتہائی پشیمانی کا اظہار کرتے ہُوئے معافی مانگنا ہر شریف آدمی کا فرض ہے اور اس معافی اور اظہارِ افسوس کو جُرم کی سزا سے بچنے کی امید کے ساتھ وابستہ کرنا ایسی بات ہے جس سے ایک اخبار نویس کو بہت بلند ہونا چاہیئے۔ چونکہ کارروائی مقدمہ چھپی نہیں اس لئے معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ملزموں نے عدالت کے سامنے کیا رویہ اختیار کیا لیکن کیس کی طوالت سے قیاس یہی کیا جا سکتا ہے کہ باقاعدہ پیروی کی گئی ہے۔ اور غالباً ادھر اُدھر کی باتوں اور قانونی تاویلات کے ذریعہ اپنے آپ کو سزا سے بچانے کی کوشش پر اتنا وقت صرف کیا گیا ہے۔ کاش ایسا نہ کیا جاتا۔ اور عدالت کے سامنے پیش ہوتے ہی کشادہ دلی کے ساتھ اپنے جُرم کا اعتراف کرتے ہُوئے ایک شریف انسان کی طرح اس کی سزا بھگتنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا جاتا۔ اس صورت میں بیان کردہ معافی صحیح معنوں میں معافی کہلا سکتی۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ فعل بہت قابلِ قدر ہوتا۔ اس سے اخبار نویسی کی شان بھی بلند ہوتی اور عین ممکن تھا۔ کہ مجسٹریٹ بھی اس سے کافی متاثر ہوتا۔ اور شائد سزا میں نرمی کا پہلو نمایاں ہوتا۔ لیکن اگر سزا میں نرمی نہ بھی ہوتی۔ تو بھی کم سے کم ملزم ضمیر کی ملامت سے تو نجات حاصل کر لیتے۔

مسلمانوں کی طرف سے اس سزا پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور جن ہندو دوستوں کے نزدیک یہ سزا سخت ہے انہیں اس امر کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ملزموں کا فائدہ بھی اسی میں تھا۔ کہ مسلمان ان کے لئے مجوزہ سزا پر مطمئن ہو جاتے۔ گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ بعض ایسے ہی کیسز میں عدالت کی طرف سے ملزم کو گرفت کرنے میں نرمی آخرِ کار اس کے لئے مہلک ثابت ہوئی راجپال کی مثال ہمارے سامنے ہے عدالت کی طرف سے اس کی بریت گویا اس کے لئے موت کا پیغام تھی ہم ایسے افعال کی حمایت تو نہیں کرتے۔ اور نہ یہ ہمارے نزدیک جائز ہے لیکن واقعات پر بحث کرتے ہُوئے حقائق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال ہم اس سزا کو سخت نہیں سمجھتے۔ جُرم کی نوعیت بہت زیادہ سنگین تھی۔ اگر ایسا جُرم کسی مسلمان کی طرف سے سرزد ہوتا۔ تو بھی ہمارے خیالات یہی ہوتے بانیان اور پیشوایان مذاہب کی توہین اور تحقیر کئی لحاظ سے ایسا جُرم ہے کہ اسے پوری سختی سے روکنا ضروری ہے اور ایسا کرنے والوں کے متعلق نرمی کے جذبات دل میں پیدا کرنا ملک اور قوم کے ساتھ دشمنی ہے

آخری بات مسلمان بھائیوں سے متعلق ہے سینکڑوں سالوں سے ان کے ساتھ رہنے والوں اور پھر ان میں سے تعلیم یافتہ طبقہ کا ابھی تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس قسم کے جذبات کا اظہار کرنا ان کو بھی سخت الزام کے نیچے لاتا ہے۔

[illegible]

وہ اگر اس محسن اعظم کے پاک ذکر کو کثرت کے ساتھ دوسروں کے سامنے پیش کرتے فضائے عالم کو اس کے احسانات کے بیان سے بھر دیتے حتّٰی کہ ہر شخص کے کانوں تک حضور علیہ السلام کے صحیح صحیح حالات پہونچ جاتے تو ایسے واقعات کبھی پیش ہی نہ آسکتے۔

وہ محسن اعظم جس نے دُنیا میں انسانیت کے وقار اور اس کی عزت کو قائم کیا۔ جس نے انسان کی عزت کو قائم کیا جس نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر انسانیت کو یہ پیغام دیا۔ کہ ان دماء کم و اموالکم و اعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا یعنی جو مسلمان حاضر ہیں وہ سن لیں۔ اور جو حاضر نہیں ان کو سننے والے یہ بات پہونچا دیں۔ کہ تمہارے مال تمہارے خون اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ویسی ہی حرام ہیں جیسے اس دن کی اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت ہے۔

انسانیت کے اس محسن اعظم کی عزت کو گرانے کی کوشش اور توہین کرنا آج بعض لوگ انسانیت کی خدمت سمجھ رہے ہیں کیوں اس لئے کہ مسلمانوں نے اپنے پیارے آقا کے محاسن کا ذکر ترک کر دیا۔ اور دُنیا کو اس منبع حسن و احسان سے آگاہ کرنے میں کوتاہی کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کو میلاد کی ایسی محفلوں تک محدود کر دیا۔ جن میں غیر مسلموں کو رسائی نہیں۔ اور پھر اس ذکر میں بھی آپ کی خوبیوں کے بیان کو آپ کے بالوں۔ آپ کے دانتوں اور آپ کی آنکھوں کی خوبصورتی تک محدود رکھا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ وہ ایسی مجالس کا انعقاد اس رنگ میں کرتے کہ مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو سکتے۔ اور پھر ان مجالس میں حضور کے ان احسانات کا بیان ہوتا جو آپ نے بنی نوع انسان پر کئے ہیں۔ اور یہ ذکر اس کثرت سے ہوتا کہ ہر شخص کے لئے آپ کے صحیح حالات سے آگاہ ہونے کا موقعہ پیدا ہو جاتا۔ اب بھی مسلمانوں کو

[illegible]

تحریک جدید سال نہم کے وعدے بذریعہ تار

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ڈاک ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جماعت حیدرآباد دکن نے ۵۰۷۰ روپے کا وعدہ اور سکندرآباد نے ۲۹۰۰ روپے کے وعدے بذریعہ تار حضور کے پیش کئے ہیں۔ اور اختر صاحب نے حلقہ محمد نگر لاہور سے ۲۴۷ روپے کی فہرست بنا کر اسی وقت پیش کی۔ اسی طرح جماعت پشاور کے امیر شیخ مظفر الدین صاحب نے ۵۰۰ روپے سال نہم کے لئے ارسال کرنے کی اطلاع دی ہے۔ اور سال دہم کا وعدہ بھی ۵۲۵ کا کیا ہے۔ جسے وہ قسط وار سال نہم میں ہی ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالےٰ سے چاہتے ہیں۔ نیز مکرمی احمد مختار صاحب کنٹرول انسپکٹر وانسپکٹر بنکس گوجرانوالہ نے گزشتہ سال ایک ماہ کی پوری تنخواہ ۶۲/۲ روپے خدا تعالےٰ کی توفیق سے دیئے۔ اس وقت ان کی تنخواہ ۸۰/۵ روپے ہے۔ مگر وہ لکھتے ہیں۔ کہ میں سال نہم میں ۱۱۰ روپے پیش حضور کرنے کی اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں۔ اور میری کوشش بھی جلد سے جلد ادا کرنے کی ہے۔ حضور دُعا فرمائیں سال ہشتم سے یہ رقم قریباً ڈبل ہے۔ اور ماہوار آمد سے قریباً ڈیوڑھی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعتوں اور افراد کو یاد رہے کہ ۳۱ دسمبر تک وعدوں کا پیش کر لینا سابقون کا ثواب لینا ہے۔ مگر جن جماعتوں کے کارکنوں کے وعدے ۲۵ دسمبر کی رات تک آجائیں گے۔ ان کے نام انشاء اللہ تعالےٰ ۲۵ دسمبر کی رات کو حضور کی خدمت میں دُعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر جماعت ۲۵ دسمبر سے قبل اپنے وعدے حضور کے پیش کر لے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس زمانہ کے عذاب ایک نشان ہیں

"ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیداً۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے۔ کیونکہ اس میں ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایوں میں ہے۔ کہیں طوفان ہے کہیں زلزلوں سے کہیں آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتیں دنیا میں ہوتی رہی ہیں۔ مگر آج کل ان کی کثرت خارق عادت کے طور پر ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے۔ اس آیت میں طاعون کا نام نہیں ہے۔ صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس قوت اور پوری توجہ سے لوگوں نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے۔ اور عظمت الٰہی کو دلوں سے اٹھا دیا ہے۔ اب صرف وعظوں کا کام نہیں ہے۔ کہ اس کا علاج کر سکیں عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ خاص اور احباب جماعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ابھی چند دن ہوئے میں نے تبلیغ خاص کے نام سے ایک تحریک کی ہے۔ اور میں نے کہا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک پیسہ بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ اس تحریک کے متعلق میرے پاس شکایت آئی ہے۔ کہ اس میں لوگوں کی طرف سے چندہ کم آرہا ہے۔ اگر کوئی رقم معین کر دی جاتی۔ تو اس قدر کم چندہ نہ آتا۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ اس تحریک سے میری غرض اور ہے۔ اور تحریک جدید سے میری غرض اور ہے۔ یہاں میری غرض اتنی تھی۔ کہ ہر شخص اپنے اپنے اخلاص کے مطابق حصہ لے۔ چنانچہ اس عام اجازت سے مجھے ایک اندازہ ہو گیا۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس چندہ میں تعداد کے لحاظ سے یو۔پی اور حیدرآباد نے بہت حصہ لیا ہے۔ مگر پنجاب نے بہت کم حصہ لیا۔ بعض بڑے بڑے شہروں نے تو بالکل حصہ لیا ہی نہیں۔"

جماعتوں کی طرف سے تبلیغ خاص کا چندہ آرہا ہے۔ اور بعض کی طرف سے وعدے آرہے ہیں۔ کہ ہم عنقریب ارسال کر دیں گے۔ یا جلسہ سالانہ پر داخل کر دیں گے۔ گو تبلیغ خاص کے چندوں کے لئے کوئی مدت معین نہیں۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ضرور ہے۔ کہ افراد اور جماعتیں جلد سے جلد ادا کر دیں۔

اس تحریک کے سلسلہ میں میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور نے اپنے محلہ کے احمدی احباب کی ایک فہرست جس میں چالیس دوست شامل ہیں ارسال کی ہے۔ اس میں ۵۶ خطبہ نمبر اور ۷ سن رائز جاری کرانے کا وعدہ ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کل رقم ۱۶۸ روپیہ ہوتی ہے۔ اس میں سے ۶۰ روپے تو اختر صاحب کو وصول ہیں۔ بقیہ رقم کے جلد تر ادا کرنے کے وہ ذمہ وار ہیں۔

تبلیغ خاص کے چندوں پر جن جماعتوں نے اب تک توجہ نہیں کی وہ حضور کے خطبہ سال نہم کو پڑھ کر فوری توجہ کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست ہائے دُعا (۱) خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی عرصہ سے بعارضہ بواسیر اور ان کے بعض اعزہ بھی بیمار ہیں (۲) سید محمد سلیم صاحب قادیان کا بچہ محمد نعیم بیمار ہے (۳) امۃ الحفیظ صاحبہ ہوشیارپور کی خالہ بوجہ ضعف قلب اور بخار بیمار ہیں۔ (۴) امۃ المجید بیگم صاحبہ کا ماموں زاد بھائی بیمار اور منٹگمری میں زیر علاج ہے (۵) ان کی صحت کے لئے اور محمد امیر صاحب بھاکا بھٹیاں کے بھائی ظہور احمد صاحب جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی خیریت کے لئے دعا کی جائے۔

326

درس الحدیث

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک دشمنوں سے

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حدیث:- عن ابی ھریرۃ رضؓ قال بعث النبی صلے اللہ علیہ وسلم خیلاً قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل فقال اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف بھیجے۔ وُہ ایک شخص کو جو (قبیلہ) بنی حنیفہ میں سے تھا۔ لائے اور اُسے مسجد کے ستون سے باندھ دیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم (تیسرے دن) تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ کہ ثمامہ کو آزاد کر دو۔ ثمامہ نے آزاد ہوتے ہی مسجد نبوی کے قریب ایک نخلستان میں غسل کیا۔ اور واپس مسجد میں آکر کلمہ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

تشریح:- دُنیا میں تمدن تدریجاً ترقی کرتا ہے۔ کسی کام کو لے لو۔ ابتداً اس میں کلیتہً سادگی کا رنگ ہوتا ہے۔ قید کا انتظام تو ہمیشہ سے ہے۔ کیونکہ ہر زمانہ میں چور و مجرم رہے ہیں۔ لیکن ابتدا میں وُہ جگہ کہ جہاں قیدی کو رکھا جاتا تھا۔ باقاعدہ جیل خانہ نہ ہوتا تھا۔ اب تو قید کے متعلق قوانین بن گئے ہیں صرف جیل خانہ کے متعلق ہی سینکڑوں دفعات ہیں۔ لیکن یہ قوانین و دفعات تمدن کے ابتدائی دَور میں نہ تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کوئی ایک ایسی جگہ کہ جہاں صرف قیدی ہی رکھے جائیں۔ نہیں بنائی تھی۔ بلکہ آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضؓ نے پہلی دفعہ جیل خانے بنوائے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ثمامہ بن اثال کو کسی اور جگہ رکھنے کی بجائے مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ بندھوا دیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ تا اسے معلوم ہو۔ کہ مذہب اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ اور اُسے احساس ہو سکے۔ کہ ہمارا مذہب تو بتوں کو پُوجنا۔ اور آپس میں لڑائیاں رکھتا ہے۔ اور یہ مسلمان پانچ وقت مسجد میں حاضر ہو کر ایک خدا کی درگاہ میں سر بسجود ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتوں کی تو کیا پوجا کرنی ہے۔ یہ تو اپنے نبی کے آگے سجدہ کرنا بھی گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔

ثمامہ بن اُثال نجد کا رہنے والا تھا نجد مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ نجد کا علاقہ سطح مرتفع پر ہے۔ اور نجد کے لفظی معنے بھی اونچی زمین کے ہیں۔ سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ سے تین ہزار فٹ تک اونچائی کو سطح مرتفع کہتے ہیں۔ تا حال علاقہ نجد کی عربی صحیح ہے۔ یہاں کے گھوڑے مشہور ہیں۔ ابن سعود والیٔ حجاز نجد کا باشندہ ہے۔ عبدالوہاب صاحب جو اہل حدیث کے عالم گزرے ہیں وُہ یہیں کے باشندہ تھے۔ ان کے نام کی وجہ سے ہی اہل حدیث کو وہابی بھی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں تمام عرب مطیع و فرمانبردار ہو گیا تھا سوائے علاقہ نجد کے۔ اہل نجد بڑے مخالف تھے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کی شکست کے بعد یہ علاقہ بھی اسلام کے زیر نگین آگیا۔ ثمامہ بن اُثال ایک سریہ میں پکڑا ہوا آیا۔ اور یہ اپنے قبیلہ بنی حنیفہ کا رئیس تھا اس کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

یہ حدیث تو لمبی ہے۔ امام بخاری رحؒ صرف اس بات کے ثبوت کے لئے اتنا حصہ لائے ہیں۔ کہ قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ کر رکھا جا سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے تو آپؐ نے ثمامہ سے سوال کیا۔ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اس نے جواب دیا ان تقتل تقتل ذادم۔ یعنی اگر آپ مجھے قتل کر دیں گے۔ تو میرا قتل خون ناحق نہ ہوگا۔ بلکہ قتل کا بدلہ مجھ سے لیا جائے گا۔ وان تنعم تنعم علےٰ شاکر۔ اور اگر آپ مجھ پر احسان کر دیں۔ یعنی آزاد کر دیں۔ تو آپ کا یہ احسان ضائع نہ جائے گا۔ وان ترد الفداء فسئل ماشئت اور اگر آپ زر فدیہ لینا چاہیں۔ تو جتنا چاہیں۔ فرمائیں۔ ادا کر دُوں گا۔ آپ نے جواب سُن کر کوئی جواب نہ دیا۔ دُوسرے دن پھر آپؐ نے سوال دہرایا۔ ثمامہ نے پھر وُہی جواب دیا۔ دُوسرے دن بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب سُن کر کوئی جواب نہ دیا۔ تیسرے دن آپ نے پھر سوال کیا۔ اور ثمامہ نے پھر وُہی جواب دیا۔ تیسرے دن آپ نے فرمایا اطلقوا ثمامۃ" ثمامہ کو آزاد کر دو لوگوں نے رسیاں کھول دیں۔ ثمامہ بظاہر تو آزاد ہو گئے۔ مگر سچائی کی زنجیر ان کے پاؤں میں پڑ چکی تھی۔ اسلام کی تعلیم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کا اس سے حسن سلوک سے پیش آنا یہ تمام باتیں اس پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ ثمامہ آزاد ہوتے ہی مسجد نبوی کے قریب ایک نخلستان میں گئے۔ اور جا کر غسل کیا۔ اور پھر مسجد میں آکر کلمہ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واپس اپنے قبیلہ میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ ابتداء ہجرت کا ہے۔ اس وقت تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی۔ ثمامہ رضؓ نے اپنے قبیلہ میں جانے سے پہلے مکہ جا کر عمرہ کرنا چاہا۔ جب یہ مکہ پہونچے۔ تو ابوجہل دکہ والوں کو ثمامہ کے قبول اسلام کی اطلاع پہونچ چکی تھی ان سے پوچھا" اصبوت یا ثمامۃ" اے ثمامہ کیا تو بددین ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ لا ولکن اتبعت خیر الدین دین محمد۔ نہیں۔ میں صابی تو نہیں ہُوا۔ ہاں میں نے بہتر دین جو کہ صرف محمد رسول اللہ کا دین (اسلام) ہے اس کی پیروی اختیار کی ہے۔ جب کفار نے ثمامہ کی زبان سے یہ حق و صداقت کے کلمات سُنے۔ تو انہوں نے گرفتار کر لیا۔ ثمامہ نے انہیں کہا۔ جانتے ہو کہ تمہارے قافلے گندم وغیرہ ہمارے علاقہ سے ہی لاتے ہیں۔ لا تفصل الیکم حبۃ من الیمامۃ میں ایک دانہ بھی یہاں پہونچنے نہ دُوں گا۔ ثمامہ چونکہ اپنے قبیلہ کا رئیس تھا۔ کفار مکہ نے جب یہ سُنا۔ تو انہیں فوراً چھوڑ دیا۔ اور ثمامہ بخیریت ادائیگی عمرہ کے بعد اپنے گھر پہونچ گئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ایسے اشد دُشمن اور قاتل کو زیر احسان کر کے آزاد کر دینا اُن دُشمنان اسلام کے لئے جو کہتے ہیں۔ کہ "اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اپنے اندر سبق رکھتا ہے۔ آپ ایک ایسے مجرم کو جو خود کہتا ہے۔ ان تقتل تقتل ذادم یعنی میرا قتل خون ناحق نہ ہوگا۔ بغیر کسی فدیہ کے آزاد کر دیتے ہیں۔ وُہ چاہتا تو آزاد ہو کر حالت کفر میں ہی واپس اپنے گھر چلا جاتا۔ لیکن یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ صداقت اپنا اثر نہ کر سکے۔ اسی وقت ثمامہ مسلمان ہو گئے دُشمنانِ اسلام اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا گیا۔ کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور موقعہ ہو سکتا تھا ایک شخص قید میں ہے۔ اور اس کے گزشتہ اعمال خود اس کی اپنی نگاہ میں اسے واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب اسے بھی مسلمان کرنے کے لئے تلوار نہیں چلائی گئی۔ تو اس اعتراض کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے اللّٰھم صل علےٰ محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ۔ احمدی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر "پیغام صلح" کا ناپاک افتراء

جماعت احمدیہ اور غیر مبائعین میں ایک مابہ الامتیاز یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز کی عزت و توقیر کرتے ہیں اور غیر مبائعین نے ایسے تمام وجودوں کی توہین و بے حرمتی کرنا اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ جس کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ یہ لوگ آئے دن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی توہین کر کے جماعت احمدیہ کے قلوب کو زخمی کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سراسر غلط باتیں منسوب کر کے اور جھوٹے اتہام باندھ کر ایذا دہی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ دینی نقطۂ نگاہ سے الگ ہو کر دنیاوی رنگ میں بھی حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ کا بابرکت وجود ہر اس شخص کے لئے عزت و حرمت کے مقام پر ہے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ غیر مبائعین نے عداوت حق میں اس بات کا بھی لحاظ نہیں رکھا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں اپنی نعمت اور خدیجہ قرار دیا ہے۔ اور ایک مبارک نسل کی ماں بتلایا ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۴۷، ۱۴۹) اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کئی مرتبہ وعدہ دیا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (تذکرہ صفحہ ۶۵۱) کہ آپ کے اہل و عیال ہر قسم کے رجس سے پاک رہیں گے۔ اور جب کبھی بُرے لوگ ان مقدسوں کی طرف رجس منسوب کریں گے ہم ان کا ازالہ کر دیا کریں گے۔ وفات سے قریباً ایک سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔" اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔" (بدر جلد ۶ صفحہ ۱۰ تذکرہ صفحہ ۷۴۸)

اس قسم کے الہامات سے ظاہر ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کے خلاف شر اٹھنے والا تھا۔ مگر خدا ان کی حفاظت کرنے کا وعدہ فرماتا ہے

حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ کے متعلق "پیغام صلح" کے تازہ پرچہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

"جناب میاں صاحب یاد رکھیں یا نہ رکھیں لیکن تاریخ سلسلہ کبھی ان واقعات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ کہ حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی وفات پر جب حضرت مولانا نور الدین صاحب کا انتخاب ہوا۔ تو اس پر جناب میاں صاحب کی والدہ صاحبہ محترمہ نے انتہائی اظہار ناراضگی و اضطراب فرمایا تھا۔ اور اسی زمانہ سے میاں صاحب کو خلیفہ بنانے کی مہم کا آغاز کر کے پروپیگنڈا کا سلسلہ شروع کر دیا گیا تھا"

(پیغام صلح ۳ر دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۳ کالم اول)

اس عبارت میں اہل پیغام نے سراسر جھوٹے اور ناپاک دو بڑے اتہام حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ پر لگائے ہیں۔ اول یہ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو دل سے خلیفہ نہیں مانا تھا۔ اور ان کی خلافت پر انہوں نے "انتہائی اظہار ناراضگی و اضطراب" کیا تھا۔ دوم یہ کہ انہوں نے اسی وقت سے سازش شروع کر دی تھی۔ کہ آئندہ خلیفہ "جناب میاں صاحب" ہوں۔ یہ دونوں الزامات بالکل بے بنیاد اور محض جھوٹ ہیں۔ ان کے ذریعہ اہل پیغام نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی انتہائی توہین کی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قلوب کو خواہ مخواہ زخمی کیا ہے۔ مگر اس ناپاک الزام سے یہ ضرور ظاہر ہے۔ کہ کم از کم اہل پیغام ۱۹۰۸ء سے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے خلاف منصوبے باندھتے رہے ہیں۔ جنہیں خدا نے خاک میں ملا دیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ جسے خدا خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ ظاہری کوششیں اور خفیہ ریشہ دوانیاں خدا کے ارادہ میں روک نہیں بن سکتیں۔ غیر مبائعین کا یہ الزام اتنا واضح جھوٹ ہے۔ کہ خود ان کے اپنے اقرار سے اس کا جھوٹ ہونا بالبداہت ثابت ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے بحیثیت سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جو پہلا اعلان کیا۔ وہ حسب ذیل تھا۔ کہ

"آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

(اخبار بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

اس اعلان سے پیغامیوں کے متذکرۃ الصدر افترا کی حقیقت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ نہ انسان خلیفہ بنا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو معزول کر سکتے ہیں۔ پیغامیوں نے ۱۹۱۴ء میں اپنی طرف سے لاہور، پشاور، سیالکوٹ وغیرہ میں خلیفے بنائے تھے۔ اور خلیفہ برحق سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو برطرف کرنے کے لئے ابتک ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ مگر کیا انہیں اس میں کامیابی ہوئی؟ ہرگز نہیں بہر حال غیر مبائعین نے پیغام صلح ۳ر دسمبر ۱۹۴۲ء میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر ایک بے ثبوت بے دلیل اور سراسر ناپاک افترا باندھا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں کے قلوب کو ایذا پہنچائی ہے انہیں چاہیئے کہ خدا سے ڈرتے ہوئے اس سے باز آ جائیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

انبالہ میں ایک مخلص احمدی کے قتل کی واردات کا آخری باب

۱۴ر اگست ۱۹۴۰ء کو حاجی الٰہی بخش صاحب احمدی کے قتل کے بعد انکے دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی انکے غیر احمدی خسر نے اپنے قبضہ میں لے لئے تھے اور جائداد پر پولیس کا قبضہ ہو گیا تھا۔ پارچات نقدی۔ زیورات وغیرہ کی فہرست بنکر مکانات اور دوکانیں بھی انکے خسر کے قبضہ میں ہو گئیں۔ ابھی چند روز ہی گذرے تھے کہ ایک دوکاندار نے حاجی صاحب مرحوم پر مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ کا دعویٰ بروئے تمسک دائر کر دیا۔ مقامی جماعت احمدیہ کے مشورہ سے قرار پایا کہ امیر جماعت بابو عبد الرحمٰن صاحب کی طرف سے درخواست گارڈین شپ نابالغان و جائداد متروکہ کی درخواست دیجائے۔ ناظر صاحب امور عامہ نے بھی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ چنانچہ مقدمہ گارڈین شپ دائر کر دیا گیا۔ اسی دوران میں حاجی صاحب کی لڑکی فوت ہو گئی۔ عدالت گارڈین سے فیصلہ ہمارے خلاف ہوا مگر عدالت اپیل سے امیر جماعت احمدیہ بابو عبد الرحمٰن صاحب کو ہی گارڈین بشارت احمد اور جائداد متروکہ کا قرار دیا۔ اس فیصلہ کی رو سے لڑکا ہمارے سپرد ہوا۔ اور جائداد کا قبضہ بھی ہمیں مل گیا۔ اب وہ لڑکا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہائی سکول قادیان میں تعلیم پا رہا ہے دوسرا مرحلہ اب ۲۵۰۰/- روپیہ کے دعویٰ کا تھا جسمیں ہم پیروی نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ مدعی کے حق میں ڈگری ہو گئی اور اس نے اپنی ڈگری میں حاجی صاحب کا تمام روپیہ اور زیور قرق کر دیئے اور نقد روپیہ دیا جا کر زیورات کی نیلامی کی نوبت آ گئی۔ جب یہ صورت ہوئی تو ہم نے ایک دعویٰ تنسیخ ڈگری امیر صاحب بابو

327

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان "پیشگوئی مصلح موعود"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ ملکر ہر سال ایک ہفتہ تعلیم و تلقین منایا کریں۔ اس سال کا یہ ہفتہ ۷ نومبر تا ۱۳ نومبر منایا گیا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کی چھ شقوں پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد قادیان میں ۲۰ نومبر کو امتحان ہوا۔ جس کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ کل ۱۳۴ احباب اس امتحان میں کامیاب ہوئے جن میں سے جناب مرزا برکت علی صاحب محلہ دار العلوم نے ۲۵ ۳/۴ نمبر حاصل کئے۔ اور اول رہے۔ اور جناب منشی فتح دین صاحب محلہ دار الفضل ۲۴ ۱/۲ نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔ مرکزی سب کمیٹی ان تمام کامیاب ہونے والے احباب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے۔

سیکرٹری سب کمیٹی مشترکہ خدام و انصار

محلہ دار الرحمت	
رشید احمد صاحب چغتائی	۱۷/۲۳
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب	۲۳
چودھری کریم الدین صاحب	۱۴
مولوی محمد نذیر صاحب	۱۷
مولوی مقبول احمد صاحب	۱۷
بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	۲۰
نذیر احمد صاحب "	۱۸
سید عبد الباسط صاحب	۱۳
مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی	۱۶
نور الدین صاحب	۱۷
این۔ ایچ صاحب انور	۱۸
محمد عبد اللہ صاحب پرویز	۱۰
شیخ اللہ بخش صاحب	۱۷
بابو غلام حیدر صاحب	۱۸
مستری عبد الغنی صاحب	۲۰
صوفی حبیب اللہ صاحب	۱۰
غلام قادر صاحب	۱۲
میاں خیر الدین صاحب	۱۳
حبیب اللہ صاحب	۱۰
قریشی افضال احمد صاحب	۱۰
چودھری مبارک علی صاحب	۱۰
ماسٹر مامون خان صاحب	۱۵
سید ولایت شاہ صاحب	۲۰
ڈاکٹر محمد بخش صاحب پنشنر	۱۶
شیخ نیاز محمد صاحب	۱۷
مولوی چراغ الدین صاحب	۱۵
ماسٹر عبد اللہ صاحب	۱۹
چودھری لعل خان صاحب	۱۶
خواجہ عبید اللہ صاحب	۲۳
محلہ دار البرکات	
محمد حسین صاحب تحسین	۲۲

محمد اسحاق خان صاحب	۱۸
مولوی محمد عثمان صاحب	۲۳
قریشی سعید احمد صاحب فاروقی	۱۵
مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی	۲۳
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۸
منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی	۱۱
منشی رحیم الدین صاحب	۱۴
ڈاکٹر لعل محمد صاحب	۱۳
ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	۱۵
مولوی فضل الٰہی صاحب	۱۰
میاں عبد الحکیم صاحب	۱۰
محلہ دار البرکات شرقی	
نصیر احمد صاحب کمیٹی	۱۰
عطاء اللہ صاحب	۱۶
خواجہ بشیر احمد صاحب منیر	۱۴
چودھری غلام دستگیر صاحب	۲۱
محلہ دار العلوم	
عطاء الحق صاحب	۱۴
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر	۱۷
سلیم الدین احمد صاحب	۱۱
غلام حسین صاحب	۱۹
نصیر الدین احمد صاحب	۱۶
شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی	۲۲
مرزا برکت علی صاحب	۲۵ اول
چودھری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سرگودھا	۲۳
ماسٹر بشیر احمد صاحب ونیس	۱۵
بورڈنگ تحریک جدید	
غلام مجتبےٰ صاحب	۱۰
محمود احمد صاحب افریقی	۱۱
شریف احمد صاحب سیالکوٹی	۱۱

حبیب اللہ صاحب	۱۱
عبد الحمید صاحب حیدر آبادی	۱۵
صوفی غلام محمد صاحب	۱۸
ملک منیر احمد خالق صاحب	۱۶
ہوسٹل جامعہ احمدیہ	
محمد اسحاق صاحب صوفی	۱۵
بشارت احمد صاحب بشیر	۱۹
غلام باری صاحب سیف	۲۲
عبد العزیز صاحب	۲۱
مولوی محمد منور صاحب	۱۶
غلام احمد صاحب بشیر	۲۲
مولوی ارجمند خان صاحب	۲۳
محلہ دار الفضل	
حنیف احمد صاحب کپورتھلوی	۱۶
محمد حسین شاہ صاحب	۱۸
محمد دین صاحب منشی فاضل	۲۱
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۱۸
دوست محمد صاحب	۱۱
ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی	۱۶
اخوند فیاض احمد صاحب	۱۸
منشی برکت علی صاحب	۱۵
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے	۱۰
سردار حق نواز خان صاحب	۱۰
سید عنایت حسین صاحب	۲۰
منشی عبد الرحیم صاحب	۱۲
چودھری اسمٰعیل صاحب خالد	۱۷
" غلام حسن صاحب سفید پوش	۱۰
مستری محمد دین صاحب	۱۲
مستری لال دین صاحب	۱۵
میاں ولائت حسین صاحب	۱۳
محمد علی خان صاحب	۱۵
میاں عبد الحق صاحب	۱۲
حکیم احمد الدین صاحب	۱۲
محمد اسمٰعیل صاحب عرف جھنگا	۱۴
سید جیون شاہ صاحب	۱۴
میاں خوشی محمد صاحب	۱۴
میاں چراغ الدین صاحب نانبائی	۱۴
مستری ابراہیم صاحب	۱۰
حکیم عبد الصمد صاحب	۱۷
اخوند محمد اکبر خان صاحب	۲۳
حکیم عبد الرشید صاحب	۱۷
میاں عبد الحی صاحب	۱۲
میاں نعیم الدین صاحب محمود	۱۲

قاری محمد لطیف صاحب	۱۰
میاں عبد السلام صاحب	۱۲
ماسٹر محمد حسین صاحب	۱۳
منشی فتح الدین صاحب	۲۴ دوم
محلہ دار الانوار	
محمود عبد اللہ صاحب بنگالی	۱۶
سلطان محمود احمد صاحب	۱۶
ملک عمر علی صاحب	۲۰
محمد عالم صاحب	۱۵
حلقہ مسجد مبارک	
سید مسعود احمد صاحب فرخ	۱۸
محمد یعقوب صاحب	۱۷
محمد زاہدی صاحب لف ملایا	۱۵
عبد الرحیم صاحب دوکاندار	۱۸
چودھری محمد اعظم صاحب	۱۳
منشی محمود دین صاحب	۱۴
سید داؤد احمد صاحب ناصر	۲۱
حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ	
عبد المالک صاحب	۱۰
غلام رسول صاحب چک ۳۵	۱۷
چودھری محمد بشیر صاحب باجوہ	۱۷
محمد حیات صاحب تاثیر	۲۲
منظور احمد صاحب	۱۳
محمد عبد اللہ صاحب پاشا	۱۰
حلقہ دار الشیوخ	
محمد لطیف صاحب اکبر گجراتی	۱۷
مولوی محمد شہزادہ صاحب	۱۲
حلقہ مسجد اقصےٰ	
قریشی محمد عبد اللہ صاحب	۱۷
محلہ دار السعۃ	
سبحان علی صاحب	۱۴
شمس الدین صاحب	۱۰
خواجہ سیف الدین صاحب	۱۹
محلہ دار الفتوح	
چودھری خدا بخش صاحب	۱۷
شیخ نور الدین صاحب	۲۰
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	۲۳
مولوی عبد الواحد صاحب	۲۳
محمد صادق صاحب جہلمی	۱۷
مستری غلام حسین صاحب	۱۴
شیخ عبد اللطیف صاحب	۱۵
عزیز احمد صاحب	۱۳
عبد الحمید صاحب	۱۳

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا شریف اللہ خان صاحب کی وفات

حضرت میرزا صاحب موصوف اصل باشندہ موضع مانیری پایان تحصیل صوابی ضلع مردان کے تھے۔ آپ کی پیدائش سنہ ۱۲۸۰ھ کے قریب ہوئی۔ پہلے آپ نے ورنیکلر مڈل پاس کیا۔ پھر پارسی سکول راولپنڈی میں داخل ہو کر امتحان پاس کیا۔ اور ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ مگر ملازمت سرکاری چھوڑ کر اپیل نویسی کا امتحان پاس کیا۔ اور عرائض نویسی اور اپیل نویس کی حیثیت سے تحصیل صوابی میں کام شروع کیا۔ اور سنہ ۱۹۱۳ء تک وہاں مقیم رہے۔

حضرت میرزا صاحب موصوف جب صوابی میں عرائض نویس تھے۔ تو وہاں میرزا پیر بخش صاحب احمدی اور میر اللہ علی صاحب احمدی بھی مقیم تھے۔ مرزا پیر بخش صاحب کے احمدی ہونے کے بعد انکو بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور حضرت میاں محمد یوسف صاحب احمدی اپیل نویس کی کوشش سے آپ نے سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت احمد جری اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت احمدیت کی۔ اور نہایت اخلاص اور شوق سے تبلیغ احمدیت کی۔ آپ بڑے خلیق۔ خوش مزاج۔ حاضر جواب متواضع اور جوانمرد انسان تھے۔ گرد و پیش کے لوگ آپ کے حسن اخلاق کے نہایت گرویدہ تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے صوابی میں رہنا پسند نہ کیا۔ اگرچہ وہاں دو تین عمدہ مکانات موجود تھے۔ اور زرعی اراضی بھی تھی۔ گربوتی میں آکر مقیم ہوئے۔ بعدہ بکٹ گنج میں زمین خرید کر ایک عمدہ پختہ مکان بنالیا۔ اور ایک نشست گاہ بھی۔ اور سنہ ۱۹۱۲ء کے بعد سنہ ۱۹۴۲ء تک بڑی خوبی اور آرام سے زندگی بسر کی۔

آپ کو سنہ ۱۹۳۸ء میں کچھ دماغی عارضہ لاحق ہوا۔ اور آپ خانہ نشین ہو گئے۔ اور اس وجہ سے پاؤں میں چلنے کی طاقت کم ہو گئی۔ اس زمانہ سے مکان پر مقیم رہے چلنا پھرنا بند ہو گیا۔ مگر صحت اچھی رہی۔ اکثر مسجد احمدیہ کے سامنے اپنی ڈیوڑھی میں تشریف فرما ہوتے۔ اور قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہتے۔ اور تبلیغ بذریعہ خطوط کرتے رہتے۔

وفات سے چند یوم قبل بخار ہوا۔ بخار کے بعد نمونیہ ہو گیا۔ اور نمونیہ سے ۸ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء کو وفات پا گئے۔ فوت ہونے سے دو روز قبل خاکسار معہ برادرم ملک محمود خان احمدی ساکن معیار اور عزیزم سیف الرحمٰن صاحب احمدی ساکن بازید خیل انکو ملے۔ انہوں نے نہایت خوش اخلاقی سے باتیں کیں۔ اور کوئی علامت وفات کی نہ تھی۔ مگر اچانک بخار ہوا اور نمونیہ جو جان لے کر ہی رہا۔

مرحوم ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتے ملاتے رہے۔ اور قادیان میں کچھ عرصہ مقیم بھی رہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر داخل بیعت خلافت ہوئے۔ آپ خلافت ثانیہ کے زمانہ میں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر داخل بیعت ہوئے۔ اور غیر مبائعین کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے۔ اگرچہ ان کے اکابر سے گہرے تعلقات تھے۔ اور اکثر ان لوگوں سے ملاقات رہتی تھی۔

نواب سر صاحبزادہ عبد القیوم ساکن ٹوپی سے مخلصانہ تعلقات تھے۔ اور بچپن سے تھے۔ اور بھی معززین سے تعلقات رہے۔ آپ کی اولاد ذکور میں سے نعمت اللہ خان نوجوانی میں فوت ہو چکا تھا۔ اور عزیز مرزا سعد اللہ جان صاحب احمدی وکیل۔ عبد العزیز صاحب ٹیلر اور عزیز محمد شعیب صاحب آپ کے فرزند باقی ہیں۔ نعمت اللہ خان صاحب کا فرزند عبد اللہ جان موجود ہے۔ محمد سعد اللہ جان وکیل قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور محمد شعیب صاحب نے مردان میں تعلیم پائی۔ دونوں بھائی خدا کے فضل سے بمعہ عبد العزیز صاحب احمدی ہیں۔

حضرت مرزا صاحب موصوف کو اشاعت و تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اور صوبہ سرحد کے مدارس احمدیت میں بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ اور عملاً مالی امداد کرتے رہے۔ غرباء اور مساکین کی مالی امداد کرتے رہے۔ آپ کا دستر خوان مہمانوں اور دوستوں کے واسطے ہر وقت بچھا رہتا تھا۔ آپ بدوران خلافت ثانیہ اکثر قادیان جایا کرتے۔ اور بہت دن وہاں مقیم رہتے تھے۔

۸ نومبر سنہ ۱۹۴۲ء ۱۰ بجے شام کو فوت ہوئے۔ اور ۹ نومبر کو ۴ بجے شام بکٹ گنج کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ جنازہ مقامی امیر جناب محمد الطاف خان صاحب نے پڑھایا جس میں اکثر احباب جماعت احمدیہ اور بہت سے غیر احمدی دوست شامل ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور ترقی مدارج کیواسطے دعا کرتے رہیں۔ خاکسار محمد یوسف احمدی۔ پشاور

مشتاق احمد صاحب کانپوری کی وفات

مشتاق احمد صاحب کانپوری نبیرہ منشی سراج الدین صاحب مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳ ... دس بجے صبح انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر ہنوز ۱۸ سال کی تھی۔ نہایت خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ اپنے والدین کے فرمانبردار فرزند اور دوستوں کے حقیقی دوست تھے ابھی چند ماہ ہوئے والدین کیساتھ ہجرت کر کے قادیان دارالامان آئے اور آتے ہی وصیت کر دی۔ خدمت دین کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اور تبلیغ احمدیت کی دھن رہتی تھی۔ مرحوم کہا کرتے تھے۔ کہ میٹرک کے بعد میں اپنی زندگی وقف کر دونگا۔ مرحوم بعارضہ بخار قریباً تین ماہ بستر مرگ پر دراز رہے اور نہایت نحیف و نزار ہو گئے۔ اس کمزوری کی حالت میں وفات سے چند روز قبل ڈبل نمونیہ ہو گیا۔ علاج میں کسی قسم کی کمی

اسٹیک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے۔ ... ہیڈ ورکس سیک ورکس قادیان

B.157

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ انکو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئیندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سرمہ بے نظیر

یہ سرمہ جسکا اشتہار آپ کے سامنے ہے آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس سرمہ سے بڑھ کر اور کوئی سرمہ نہ آج تک ایجاد ہوا نہ ہوگا ایک بار ضرور آزمائیں۔ پھر آپ کسی اور سرمہ کے خریدار نہ ہونگے قیمت فی تولہ دو روپے

پتہ ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

راحت النساء

راحت النساء اپنے تمام فوائد میں امریکہ کی مشہور پیٹنٹ دوا الیٹرس کارڈیل کا نعم البدل ہے۔ تمام زنانہ امراض مثل عسر الطمث۔ احتباس الطمث۔ کثرت الطمث۔ لیکوریا۔ اور رحم کی کمزوری وغیرہ کو جلد سے جلد درست کر دیتی ہے۔

پتہ

شفاخانہ طب جدید قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملازم فوجیوں کے اہل وعیال کیلئے طبی سہولتیں

ایسے ہندوستانی فوجیوں کے اہل وعیال اور متعلقین کو جو جنگ پر گئے ہوئے ہیں۔ بلامعاوضہ طبی امداد بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے انچارج میڈیکل افسروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ فوجیوں کے اہل وعیال کو ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائیں۔ پنجاب میں دیہاتی اور امدادی ڈسپنسریوں کی تعداد زیادہ ہو جانے کے باعث اب قریباً تمام دیہاتی آبادی طبی امداد سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور سکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ جس کی رو سے سول ڈسپنسریوں کے انچارج سب اسسٹنٹ سرجن اور دیہاتی ڈسپنسریوں کے میڈیکل افسر "کلیدی دیہات" کا دورہ کرتے ہیں۔ جس سے دیہات میں جو پنجاب کے بیشتر فوجیوں کا گہوارہ ہیں۔ طبی امداد کا مزید انتظام ہو گیا ہے۔

میڈیکل افسروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے دوروں پر ملازم فوجیوں کے کنبے والوں کو قریب ترین ہسپتال یا ڈسپنسری میں علاج کے لئے تعارفی چٹھیاں دیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مفت

ریڈیم گولڈ اور اس کے تیار کردہ زیورات کیلئے ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ چھ تولہ گولڈ ایک جوڑی چوڑی۔ ایک جوڑی کانٹے اور دو عدد انگوٹھیاں بطور نمونہ بھیجی جاتی ہیں۔ نیز شرائط ایجنسی آج ہی مفت طلب کریں۔
الائیڈ ٹریڈرز پوسٹ بکس ۲۶۱ لاہور

جنگ کے باوجود

دواخانہ نور الدین رضا قادیان

کی دواؤں کی قیمتوں میں باوجود سخت گرانی کے کوئی زیادتی نہیں کی گئی

حبّ جواہر مہرہ عنبری

یہ گولیاں مقوی دل ودماغ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بہترین چیز ہے چنانچہ آپ اس کے اجزاء ملاحظہ فرمادیں۔ جو مختصراً یہ ہیں۔ مروارید ناسفتہ۔ یاقوت۔ پکھراج
۲۴ روپے تولہ ۔ ۶ روپے تولہ۔ ۶ روپے تولہ
زمرد۔ ورق طلا ۔ ورق نقرہ۔ فیروزہ
چھ روپے تولہ ۸۰ روپے تولہ ۱/۲ روپے تولہ ۱۲ روپے تولہ
کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ زہر مہرہ خطائی
۳ روپے تولہ ۲۶ روپے تولہ۔ ۶ روپے تولہ۔ ایک روپیہ تولہ
وغیرہ وغیرہ۔ یہ دوائی کل ۱۲ تولہ تیار ہوگی۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ کتنی رقم خطیر خرچ کی گئی ہے۔ یہ کم سے کم پندرہ دن میں تیار ہوتی ہے۔ اور آسے اندیں تیار کروا رہا ہوں احباب انتظار فرمادیں۔ پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو

شباکن استعمال کریں

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹ر
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ۳۳ جرنی مینوں کی عارضی اسامیوں جن میں سے مل رائٹس ۵ (Mill Wrights) فٹر اینڈ ارکٹرز ۱۲ (Fitters & Erectors) ٹول میکر ۱ بائلر میکرز ۹۔ سی اینڈ ڈبلیو فٹرز ۵۔ (C. & W. Fitters) کیرج بلڈر ۱ (Carriage Builders) ہیں۔ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ان اسامیوں میں سے ۴۴ مسلمانوں ۱۹۔ اینگلو انڈین اور ہندوستان میں مقیم یورپینوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ مذکورہ بالا اسامیوں کیلئے عام اقوام سے موزوں امیدواروں کی ایک فہرست انتظاریہ بھی مرتب کی جائیگی جو عرصہ ایک سال تک محفوظ رہیگی۔ اور اس عرصہ میں اسامیاں خالی ہونے پر اس فہرست پر غور کیا جائیگا درخواستیں مجوزہ فارموں پر ہونی چاہئیں جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہر بڑے اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر سے مبلغ ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں درخواستوں کے پہنچنے کی آخری تاریخ بمعہ سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول کے مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۴۳ء ہے

تنخواہ:۔ مبلغ ۵/۴ ۹۵۔۸۵ روپیہ جمع مہنگائی الاؤنس جو ان کی ملازمت کے قواعد کے مطابق ہوگا

قابلیت کا معیار:۔ امیدوار کسی منظور شدہ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے فارغ التحصیل ہوں۔ یا انہوں نے ریلوے ورکشاپ ارسنلز Arsenals۔ ڈاک یارڈ Dock Yard میں عملی تربیت کا کورس ختم کیا ہو یا کسی مشہور ٹھیکہ دار کی ورکشاپ جو کہ ٹیکنیکل کام کرتی ہو۔ اس میں عملی تربیت حاصل کی ہو اسکے علاوہ امیدوار انگریزی اچھی طرح لکھ اور بول سکتے ہوں اور ٹیکنیکل ڈرائنگ بھی پڑھ سکتے ہوں

عمر:۔ امیدواران کی عمر ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

وہ آدمی جو پہلے بھی ملازمت میں ہیں۔ اگر وہ مجوزہ شرائط پوری کر سکتے ہوں تو وہ بھی درخواست بھیج سکتے ہیں۔ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے چیئرمین کو اپنا مکمل پتہ لکھکر اور ٹکٹ لگا کر لفافہ بھیجنا چاہیئے

آپ وی۔ پی وصول کر کے الفضل کی تقویت کا باعث بنتے ہیں لہذا وی۔ پی ضرور وصول فرمالیجئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۵ دسمبر۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے آج بریڈفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ ایک ہولناک اور نئے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے۔ اب ہمیں اپنی تمام طاقتوں کو جمع کرنا ہوگا۔ امریکی اور برطانی فوجیں ایک مختصر سے عرصہ میں بحیرہ روم کے نو سو میل لمبے ساحل پر چھا گئی ہیں۔ لیکن ابھی ہمیں بیس میل اور بڑھنا ہے۔ اس علاقہ میں پیش قدمی کرنے سے پہلے جرمنوں سے ایک خوفناک جنگ لڑنی پڑے گی۔ لیکن آپ یقین رکھیں کہ ہم نے دشمن کو سمندر میں دھکیل دینے کیلئے بہت بڑی طاقت جمع کر لی ہے۔ مشرقی افریقہ میں رومیل کی فوجوں کو ختم کرنے کے لئے بھی ایک گھمسان کی جنگ ہوگی۔ آپ نے روس کی بہادری کی بہت تعریف کی اور کہا کہ جرمنوں کو فنا کرنے کیلئے اتحادی اقوام کو زیادہ سے زیادہ اتحاد کا ثبوت دینا چاہیئے مجھے جنگ کے نتیجہ کے متعلق کوئی شک نہیں رہا۔ لیکن آپ کہو نگا کہ یہ کوئی آسان چیز نہیں ہے۔

قاہرہ ۵ دسمبر۔ مشرق وسطی کے برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرنیل منٹگمری کے ہراول دستے جرنیل رومیل کی پہلی دفاعی لائن تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اس کے اگلے مورچوں میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ بھاری بمبار اور لڑاکے طیارے بھی بڑی سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ امریکی بھاری بمباروں نے نیپلز کی اطالوی بندرگاہ پر زناٹے کا حملہ کیا۔ کئی ہزار پونڈ وزنی بم گرائے۔ بندرگاہ میں کھڑے ایک اطالوی جنگی جہاز اور دو کروزروں پر سیدھے نشانے لگے۔ اور زبردست دھماکوں کے ساتھ جہازوں میں آگ لگ گئی۔ امریکی طیاروں نے ریلوے یارڈ۔ کارخانوں۔ بندرگاہ کی گودیوں پر بھی بم برسائے۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ اس حملے سے بھاری جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ تمام امریکی طیارے صحیح سلامت واپس اپنے اڈوں میں آ گئے۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ مراکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جدیدہ۔ طیبوربہ اور ٹیونس کے درمیان ایک مثلث رقبہ میں جرمن پہلی برطانی فوج پر سر دھڑ کی بازی لگا کر خوفناک جوابی حملے کر رہے ہیں۔ جرنیل اینڈرسن کی فوج نے جرمنوں کے حملے پسپا کر دیئے ہیں۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جرمنوں کی مزاحمت کی شدت کم ہو گئی ہے۔ برطانی اور امریکی طیاروں نے ٹیونس سے بارہ میل کے فاصلہ پر بہت بڑی فوج اور ٹینک اتار دیئے ہیں۔ تاکہ جرمنوں کی سپلائی لائن کو کاٹ دیا جائے۔

روم ۵ دسمبر۔ اطالوی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سرائیکا میں توپخانوں کی شدید گولہ باری ہو رہی ہے۔ ٹیونس میں ایک اہم ترین شاہراہ اور ریلوے جنکشن پر قبضہ کے لئے گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ اور یہ لڑائی کئی دنوں سے جاری ہے۔ لنڈن کے فوجی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ ٹیونس کے شمال میں پہلی فوج کے فوری حملے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ اتحادی ابھی فضائی قوت جمع کر رہے ہیں۔ اور سپلائی حاصل کرنے کے لئے خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے جونہی کہ اتحادی فضائی اڈے قائم کرنے اور طیارے جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حملہ شروع ہو جائے گا۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ روس کے وسطی محاذ میں روسی فوجوں نے پیشقدمی کا جو سلسلہ جاری رکھا ہے اسنے اب جرمنوں کے کلیدی مقام ویلکی لکس کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ سوویٹ افواج کی تعداد جرمنوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور جن کی مدد پر ٹینکوں اور بمبار طیاروں کے زبردست دستے موجود ہیں۔ وسطی محاذ میں سوویٹ کمانڈ حملے کے علاقہ کو وسیع ترکر کے جرمنوں کو منتشر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ قفقاز میں جنگ کی جو کیفیت ہے اسکے متعلق ماسکو چند روز سے خاموش ہے۔

ماسکو ۵ دسمبر۔ ایک مضبوط روسی فوج نے جس کے ساتھ سینکڑوں بھاری اور ہلکے ٹینک ہیں۔ ایک نئی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ روسی فوجیں ڈان کے مغرب میں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ نوفوچارسک اور واسکوف کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجیں اس محاذ پر دس میل پیشقدمی کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اسکے علاوہ روسی فوجیں پارشین کے شہر پر بھی قابض ہو گئی ہیں۔ یہ کلیدی شہر سٹالن گراڈ سے نوے میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

ماسکو ۵ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں نے ایک خوفناک حملے کے بعد رژیف کے مغرب میں تمام جرمن مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور متعدد دیہات بھی جرمنوں سے چھین لئے ہیں۔ ایک شاہراہ کے لئے خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن کمانڈ نے روسی یلغار کو روکنے کے لئے ہزاروں جرمن ریزرو سپاہی میدان میں بھیج دیئے ہیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ سابق وزیر اعظم فرانس موسیو ہیریان کو وشی کی حکومت نے گرفتار کر لیا ہے۔ فرنچ ٹریڈ یونین کانگرس کے سابق صدر موسیو سیان بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ آپ موسیو بلم کی کابینہ میں سر رشتہ امور خارجہ کے نائب ناظر تھے۔ ان کے علاوہ موسیو فرانکوئی ڈی ٹیسان کو بھی پکڑ لیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ مراکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایڈمیرل ڈارلان ہائی کمشنر فرنچ افریقہ نے فرانس کی قیادت کے فرائض سنبھال لئے ہیں۔ جرنیل ڈی جیرو۔ اور جرنیل ڈی فاسٹو کو اپنا مشیر مقرر کیا ہے۔ آپ سمندری بیڑے۔ فضائی بیڑے۔ اور بری فوجوں کے حسب سابق کمانڈر انچیف رہینگے آئندہ سے فرانس کا دار الحکومت الجیریا ہوگا۔ فرانسیسی امپیریل کونسل نے انتظامی امور میں پوری امداد کا یقین دلایا ہے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ چین کا جو سرکاری اعلان آج رات کو چنکنگ میں جاری ہوا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے ۲۹ نومبر کو جو پیشقدمی کی تھی۔ اس میں انہوں نے کچھ مقامات فتح کر لئے تھے۔ اب چینیوں نے ان تمام مقامات کو واپس لے لیا ہے۔

ماسکو ۵ دسمبر۔ آج سترہ دن پیشتر سٹالن گراڈ کے محاذ پر روسی آفینسو شروع ہوا۔ ہٹلر کی بارہ ڈویژن فوجیں ہلاک ہو چکی۔ یا قیدی بنائی جا چکی ہیں۔ بھاری اور قیمتی سامان جنگ کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔ ماسکو کے محاذ پر روسی آفینسو سے جرمنوں کی دو ڈویژن فوج تباہ ہو چکی ہے۔

ڈربن ۵ دسمبر۔ جنوبی افریقہ کی یونین کا ایک جہاز ایک ڈبکنی نے ڈبو دیا۔ جہاز ڈوبنے کے وقت یہ ڈبکنی سطح آب پر آئی اور لائف بوٹوں پر سرچ لائٹ پھینکنے کے بعد پھر پانی کے نیچے چلی گئی۔ آج ڈربن کے نزدیک سمندر میں سے جنگی جہازوں نے کچھ لاشیں برآمد کیں۔

زیورچ ۵ دسمبر۔ رومانیہ کے ڈکٹیٹر جنرل انٹونسکو کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان پر گولی چلائی گئی لیکن وہ بال بال بچ گئے اور گولی ان کے اردلی کے ہاتھ میں لگی۔ حملہ آور ایک فوجی سپاہی ہے۔ اس ضمن میں کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

نیویارک ۵ دسمبر۔ کارخانہ داروں کی نیشنل ایسوسی ایشن کو پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا کہ امریکہ کی جنگی صنعتیں ۱۹۴۳ء میں انتہا پر پہنچ جانی چاہئیں عام صنعتوں کو جنگی صنعتوں میں تبدیل کرنے میں امریکنوں نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ لیکن ابھی امریکہ اپنی اس انتہا پر نہیں پہنچا جس پر پہنچنے کی اسے اس سال امید تھی۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ امریکہ کے دو پیچھا کرنے والے ہوائی جہازوں نے کم از کم سات سو پچیس میل فی گھنٹہ کی رفتار پر اڑان کی۔ اس سے قبل انسان اتنی تیز رفتار پر کبھی نہیں اڑا تھا۔ ان جہازوں کو امریکہ کے مشرقی ساحل پر واقع ایک ہوائی اڈہ میں دو بائیس سالہ نوجوانوں نے جو امریکی فوج میں لفٹنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں وسط نومبر میں تیار کیا تھا۔ اس سے قبل سب سے زیادہ تیز رفتاری کا ریکارڈ جو اخبارات میں چھپ چکا ہے ۶۶۱ میل فی گھنٹہ کا تھا۔ نئے ریکارڈ کے مطابق ان امریکی جہازوں کی رفتار ۱۲ میل فی منٹ سے زائد ہے۔ یہ جہاز ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی تک پرواز کر چکے ہیں۔

واردھا ۵ دسمبر۔ اشٹی کے مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل جج مقرر کیا گیا تھا۔ دس ملزموں کو پھانسی کی جو سزا دی گئی۔ ۵۲ کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور ۹ کو ۲ سال سے پانچ سال تک مختلف المیعاد قید کی سزائیں دی گئیں۔ ملزموں کے خلاف قتل۔ آتشزدگی۔ لوٹ زیر حراست ملزموں کو چھڑا لینے کے الزام

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا

حبوب جوانی

استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے۔

ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر